www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان
عین	عَین آنکھ۔چشمہ		تَغَشّی مجامعت کرنا	غنم	غَنَم بکری۔جماعت (جانوروں کی)
عی	عَیّ تھکنا۔عاجز آنا		اِستَغشٰی اوڑھنا		مَغَانِم مال و دولت
	غ	غصب	غَصَبَ چھیننا		(غَنِمَ مفت میں کچھ مل جانا)
غبر	غَبَرَۃ غبار	غصّ	غَصّ نگلنا	غنی	غَنِیٌّ بے نیاز
غَبَرَ	باقی چھوڑنا۔پیچھے رہنا	غضب	غَضَب غصہ۔غَاضِب غضبناک ہونا		غَنِیَ یَغنٰی آباد ہونا
غبن	یوم التغابن آخرت	غضّ	غَضّ جھکانا۔نیچے کرنا		اَغنٰی کام آنا۔نعمت عطا کرنا
غثو	غُثَاء چورا چورا	غطش	اِغطَشَ تاریکی چھانا		(اِستَغنٰی بے پرواہ ہونا)
غدر	غَادَرَ باقی چھوڑنا۔چھوڑنا	غطو	غِطَاء پردہ	غوث	استغاث فریاد کرنا (یغوث صنم)
غدق	بارش۔وافر۔بہت	غفر	غَفَرَ معاف کرنا	غور	غَور پانی۔گہرا مَغَارَات غار
غدو	غَد کل غَدَو۔غَدَاۃ صبح		اِستَغفَرَ معافی چاہنا	غوص	اغاص غوطہ لگانا (۲۱/۸۲)
	غَدَا یَغدُو صبح کرنا		(مغفرت۔غفران بخشش	غوط	غَائِط گڑھا
غرب	غَرَبَ چھپنا (غراب کوا من ۵/۳۱)		غافر۔غفور۔غفّار بخشنے والا	غول	غَول بدمست ہونا
	غَرَابِیب سیاہ	غفل	غَفَلَ غافل ہونا اَغفَلَ غافل کرنا	غوی	غَوٰی بہکنا اَغوٰی بہکانا
غر	غَرَّ دھوکا دینا	غلب	غَلَبَ غالب آنا غُلِبَ شکست کھانا		غَیًّا دوزخ
غرف	غُرفَۃ کمرہ چُلّو (ص ۴/۲)	غلظ	غِلظَۃ سختی	غیب	غَابَ چھپنا اِغتَابَ گلہ کرنا (۴۹/۱۲)
	(اِغتَرَفَ چُلّو بھر لینا ۲/۲۴۹)		(استغلظ سخت ہونا ۴۸/۲۹)	غیث	غَیث بارش (اَغَاثَ پانی دینا)
غرق	غَرِقَ (ڈوبنا) اَغرَقَ ڈبونا	غلف	غُلف پردہ		اِستَغَاثَ فریاد کرنا۔پانی مانگنا
غرم	غُرَام۔مَغرَم نقصان	غلق	غَلَّقَ بند کرنا	غیر	غَیر سوائے اَغَار حملہ کرنا
	(غَرِمَ تاوان بھرنا)	غل	غِلّ ناراضگی۔اَغلَال زنجیریں		غَیَّرَ بدل دینا (تَغَیَّرَ تبدیل ہونا ۴۷/۱۵)
غری	اَغرٰی پیچھے لگانا	غَلّ	باندھنا۔بخل کرنا۔چوری کرنا۔	غیض	غَاضَ خشک ہونا
غزل	(غَزَل سوت ص ۱۶/۹۲)		خیانت کرنا۔طوق ڈالنا	غیظ	غَیظ غصہ غَاظَ غصہ دلانا
غزو	غُزّی نکلنا۔جنگ	غلم	غُلَام بچہ۔خدمتگار		تَغَیُّظ آواز
غسق	غَسَّاق پانی۔پیپ	غلو	غَلَا حد سے بڑھنا		**ف**
	غَسَق تاریکی چھانا	غلی	غَلٰی ابلنا۔کھولنا	فأد	فُؤَاد دل
غسل	غِسلِین پیپ (دھوون)	غمر	غَمرَ بے ہوش ہونا	فأی	فِئَۃ جماعت۔لشکر
	غَسَلَ۔اِغتَسَلَ نہانا دھونا	غمز	تَغَامَزَ اشارہ کرنا	فتأ	ہمیشہ کرنا
غشی	غِشَاوَۃ پردہ غَاشِیَۃ قیامت	غمض	غَمَضَ دیکھنا (کیفیت نظر)	فتح	فَتَحَ فتح پانا۔فیصلہ کرنا۔کھولنا
	غَشِیَ ڈھانپنا۔بیہوش ہونا	غمّ	غَم۔غَمَام بادل		فَتَّحَ کھولنا مِفتَاح چابی
	اَغشٰی ڈھانپ دینا غَشّٰی ڈھانپ لینا		غَمَّۃ دھندلاہٹ		(اِستَفتَحَ فتح مانگنا۔فیصلہ چاہنا ۸/۱۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہوتا ہے۔لیکن ان معنوں میں اس کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہے۔ البتہ باب افعال ہو تو انصاف کرنا ہی کے معنوں میں آئے گا۔ ارشادِ باری ہے؛

وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (۴۹/۹) اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۔ عدل، میں بنیادی معنی دو پائے جاتے ہیں (۱) توازن و تناسب کو قائم رکھنا (۲) دُوسرے کو اس کا حق بے لاگ طریقہ سے دینا (ف ق) اور یہ روایت کہ بالعدل قامت السموت والارض۔ یعنی زمین و آسمان عدل کے سہارے قائم ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کے سیّاروں میں اس قدر توازن و تناسب اور ہم آہنگی ہے۔ کہ اگر ان کی کشش اور حرکت میں ذرا بھی کمی بیشی ہو جائے تو زمین و آسمان ایک دوسرے سے ٹکرا کر کائنات فوراً فنا ہو جائے۔ قرآن کریم کی درج ذیل آیت اسی پہلے معنیٰ میں استعمال ہوئی ہے اور عدل کا تعلق ظاہری اور باطنی امور سب پر ہوتا ہے (فق ل ۱۹۴) اور یہ قسط سے بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ۔ (۸۲/۷) جس نے تجھے پیدا کیا اور (تیرے اعضا) کو ٹھیک کیا اور (تیری قامت کو) معتدل رکھا۔

پھر یہ لفظ اسی لحاظ سے (۱) برابری اور (۲) عوض یا بدلہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً،

(۱) یعنی دو چیزوں کا آپس میں برابر ہونا۔

أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ۔ (۵/۹۵) یا کفارہ (دے اور وہ) مسکینوں کو کھانا کھلانا (ہے) یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کام کی سزا (کا مزہ) چکھے۔

(۲) بمعنی عوض۔ بدلہ۔ معاوضہ؛

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ (۲/۴۸) نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے۔

اور عدل کا دوسرا مفہوم یعنی دوسرے کا حق دینا، ہی ہمارے زیر بحث ہے جو انصاف کا مفہوم ادا کرتا ہے، ارشادِ باری ہے؛

اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ (۵/۹) انصاف کیا کرو، یہی بات تقویٰ سے قریب تر ہے۔

پھر ان معنوں میں بھی عدل کا لفظ ذوی الاضداد سے ہے۔ اگر عَدَلَ يَعْدِلُ باب سے آئے تو اس کے معنی ظلم کرنا یا ناانصافی کرنے کے ہوتے ہیں (منجد) قرآن کریم میں ہے؛

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ (۶/۱) ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی پھر بھی کافر اپنے پروردگار سے ناانصافی کرتے ہیں۔ یا دوسروں کو اللہ کے برابر کر دیتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ (۸۱/۴) اور جب بیانے والی اونٹنیاں بیکار چھٹی پھریں۔

ماحصل: فراغت ایک کام کے ختم ہونے اور دوسرا شروع کرنے کے درمیانی وقفہ کا نام ہے۔ اور یہ بیکاری کبھی ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی۔ اور اگر ہو تو عارضی ہوتی ہے۔

اور عَطَّلَ: بے کاری جو اضطراراً ہو۔

۷۷۔ بے نصیب

کے لیے محروم اور شقیّا کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ محروم: حرام وہ چیز ہے جس سے روک دیا گیا ہو۔ پھر یہ امتناع بعض دفعہ تسخیری ہوتا ہے۔ کبھی جبری اور کبھی شرعی۔ اور محروم وہ شخص ہے جس سے وسعتِ رزق اور خوشحالی کو روک دیا گیا ہو (مف) محروم کا لفظ قرآن میں غالباً تین جگہ آیا ہے اور ہر مقام پر تنگدست ہی کے معنوں میں آیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِيۡنَ فِيۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ۔ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ (۷۰/۲۴-۲۵) اور ان (اغنیاء) کے اموال میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا حصہ مقرر ہے۔

۲۔ شقیّا: شقی کی ضد سعید ہے۔ اور سعید وہ شخص ہے۔ جسے فطری طور پر نیک بختی ودیعت ہوئی ہو۔ اسی طرح شقی وہ شخص ہے جو اس بہرہ قسمت سے محروم ہو۔ قرآن میں ہے:

وَلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا (۱۹/۴) (حضرت زکریا نے کہا) اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔

ماحصل: محروم معاشی لحاظ سے بے نصیب کے لیے اور شقیا تمام بھلائی کی باتوں سے بے نصیبی کے لیے آیا ہے۔

بے نور ہونا ——— دیکھیے ——— "دھندلانا"

۷۸۔ بے نیاز

کے لیے دو لفظ آئے ہیں۔ غنی اور صمد۔

۱۔ غنی کی ضد فقیر بمعنی محتاج ہے۔ اور غنی وہ ہے جسے کسی دوسرے کی احتیاج نہ ہو۔ اور یہ لفظ اکثر مال و دولت سے بے نیاز ہونے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور غنی دولت مند کو کہتے ہیں (ج اغنیاء)۔ یعنی کم از کم اتنا مالدار ضرور ہو کہ وہ اسے معاش کے سلسلہ میں دوسروں کی احتیاج نہ ہو (مف منجد) ارشادِ باری ہے:

يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ (۲/۲۷۳) ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو مالدار خیال کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ (۲۹/۶۲) — خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

۳۔ قبض: کے معنی کسی چیز کو پورے پنجے سے پکڑنا (مف) مٹھی میں بند کرنا اور سکڑنا۔ اور قبضۃٌ بمعنی مٹھی اور اس میں بند شدہ چیز کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد بھی بسط آتی ہے۔ اور قبض کا استعمال اس وقت ہوتا ہے۔ کسی ایسی چیز میں تنگی یا کمی کر دی جائے جو پہلے زیادہ ہو۔ خواہ رزق کا معاملہ یا اور کچھ۔ ارشادِ باری ہے:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ (۲/۲۴۵) — کوئی ہے کہ خدا کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو کئی حصے زیادہ دے گا اور خدا ہی روزی کو تنگ کرتا اور کشادہ کرتا ہے۔

۴۔ حَصِرَ: حَصِرَ بمعنی تنگی ہونا۔ گھر جانا اور حصر الرجل بمعنی دل پر کسی کا دباؤ محسوس کرنا (منجد) دل گھٹ جانا تنگ ہو جانا۔ قرآن میں ہے:

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ (۴/۹۰) — مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملیں کہ ان میں اور تم میں معاہدہ ہے۔ یا تمہارے پاس آئیں تو ان کے دل تنگ ہوتے ہیں کہ وہ تم سے لڑائی کریں یا اپنی قوم سے لڑائی کریں۔

۵۔ حفا: حفا، کا لغوی معنی کسی چیز میں طلب میں مبالغہ اور اصرار ہے۔ (مف م ق) اور حَفِيٌّ کے معنی کسی چیز کے متعلق پورا پورا علم رکھنے والا۔ عزت و اکرام و اظہار خوشی میں مبالغہ کرنیوالا۔ کسی شخص کے حالات بہت پوچھنے والا اور سوال کرنے میں اصرار کرنے والا (منجد) تو اسی مبالغہ اور اصرار سے بعض دفعہ تنگ کرنے کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا (۴۷/۳۷) — اور وہ تم سے مال طلب کرے اور تمہیں تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو۔

ماحصل: (۱) ضَاقَ: جگہ کی تنگی کے لیے۔

(۲) قدر: اگر رزق سے منسوب ہو تو رزق کی تنگی کے لیے۔

(۳) قبض: اگر رزق سے منسوب ہو تو پہلی حالت کے مقابلہ میں تنگی کے لیے۔

(۴) حَصِرَ: (صدر) دل کی گھٹن اور گھبراہٹ کے لیے اور

(۵) حفا: کسی سوال میں مبالغہ اور اصرار سے تنگ کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- نَفِدَ: کسی چیز کا ختم ہو کر باقی نہ رہنا ۔ فنا ہو جانا (م - ل) اور اس کی ضد بَقِیَ ہے ۔ قرآن میں ہے:
مَا عِنْدَ كُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ (۱۶/۹۶) جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے ہاں ہے وہ باقی رہنے والا ہے ۔

۲- خَتَمَ: کسی چیز کے پورا ہونے کے بعد اسے بند کر کے سر مہر کر دینا تاکہ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہو سکے (م ل) آخر الامر اور خَتَمَ العمل یعنی کسی کام سے فارغ ہونا اور خَتَمَ الکتاب بمعنی پوری کتاب پڑھ جانا (منجد) ارشادِ باری ہے:
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (۳۳/۴۰) محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ۔ لیکن وہ اللہ کے رسول اور انبیاء کی مہر (یعنی ان کے ختم کرنے والے) ہیں ۔

ماحصل: نفد میں اصل چیز فنا ہو جاتی ہے یا ہاتھ سے نکل جاتی ہے جبکہ خَتَمَ میں وہ چیز بحال رہتی ہے ۔ البتہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی ۔

۴ — خدمتگار

کے لیے غُلَام[۱]، فَتٰی[۲] اور سُخْرِیًّا[۳] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں ۔

۱- غُلَام: غُلَام اس بچے یا لڑکے کو کہتے ہیں جو بالغ ہو چکا ہو اور اس کی جنسی خواہشات بیدار ہو چکی ہوں ۔ اِغْتَلَمَ الْفَحْلُ غُلْمَةً بمعنی کسی نر میں جفتی کا ہیجان پیدا ہونا ۔ اور غلیم نوجوان کو ۔ اور اَغْلَام مُشت زنی کو کہتے ہیں ۔ اور غُلَام کی جمع غِلْمَةٌ اور غِلْمَانٌ آتی ہے ۔ دوسرے پہلو سے غُلَام اور غِلْمَان ان بچوں کو کہتے ہیں جو امیر گھروں میں گھر کے چھوٹے موٹے کام کاج کے لیے رکھے جاتے ہیں ۔ اس صلہ میں یا تو ان کو معمولی معاوضہ دیا جاتا ہے یا پھر تہذیب و تربیت ہی اُن کا معاوضہ ہوتا ہے ۔ اس صورت میں غُلَام کے لفظ کا اطلاق بالکل نابالغ بچے پر بھی ہو سکتا ہے) ارشادِ باری ہے:
قَالُوْا يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً (۱۲/۱۹) (قافلہ والے) کہنے لگے ۔ زہے قسمت یہ (یوسفؑ) تو (نہایت حسین) لڑکا ہے اور اسے سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا ۔

دوسرے مقام پر ہے:
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (۵۲/۲۴) اور ایسے نوجوان خدمتگار ان کے آس پاس پھریں گے جیسے کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں ۔

۲- فَتٰی: اور تَفَتّٰی بمعنی جوان ہوا ۔ عمر کے لحاظ سے جوان ہونے سے لے کر بھرپور جوانی تک پہنچنے تک اس کا زمانہ ہے ۔ (ج فتیان) مؤنث فتاۃ (ج فتیات) خدمت کے لحاظ سے فتٰی کا استعمال بہت وسیع ہے ۔ فتٰی اور فتاۃ لونڈی غلام کو بھی کہتے ہیں ۔ ملازم اور کارندوں کو بھی اور اپنے خدمتگار ساتھیوں پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے ۔ اور فِتْيَةٌ نوجوانوں کی جماعت کو کہتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ز

۱۔ زائد

کے لیے عَفْو[1]، نَافِلَۃ[2] اور ضِعْف[3] کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ عَفْو: عَفَا کے معنی میں دو باتیں بنیادی ہیں (۱) کسی چیز کو چھوڑ دینا اور (۲) زیادہ کرنا۔ عَفَا الشَّعَرَ بمعنی اس نے بالوں کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اور زیادہ لمبے ہو جائیں۔ ارشادِ نبوی ہے، قَصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰی یعنی اپنی مونچھوں کو کترا ؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو یا بڑھنے دو۔ اور عَفَا الشَّیْئَ بمعنی زیادہ کرنا۔ اور اَلْعَفْو بمعنی زائد چیز۔ عمدہ چیز۔ اور عَفْوٌ مِنَ الْمَال بمعنی خرچ یا ضرورت سے زیادہ مال جس کا دینا دشوار نہ ہو (منجد) ارشادِ باری ہے،

وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ۔ (۲/۲۱۹) اور آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں آپ کہیے جو کچھ زائد از ضرورت ہو۔

۲۔ نَافِلَۃ: نَفَلَ بمعنی عطیہ دینا۔ اور اَنْفَلَ بمعنی مالِ غنیمت دینا۔ اور نَفْل ہر وہ کام ہے جو واجبات اور ضروریات سے زائد ہو (منجد) نفلی عبادات وہ ہیں جو فرائض و سنن کے علاوہ اور محض تطوعاً ادا کی جائیں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ و خیرات یا روزے یا حج و عمرہ۔ ارشادِ باری ہے؛

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ (۱۷/۷۹) اور رات کے کسی حصہ میں نمازِ تہجد ادا کیا کرو۔ یہ زیادتی صرف آپ کے لیے ہے۔

گویا یہ زائد نماز اس حکم کی رُو سے آپ پر فرض تھی جبکہ دوسروں کے لیے یہ نفلی عبادت ہے۔ دوسرے مقام پر ہے؛

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَةً (۲۱/۷۲) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو اسحاق عطا کیا۔ اور مزید برآں یعقوبؑ بھی (جس کے لیے آپؑ نے دعا بھی نہ کی تھی)

۳۔ ضِعْف: بمعنی جتنی چیز ہو اتنی ہی اور زیادہ (م ل) دگنی۔ ارشادِ باری ہے:

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ (۱۷/۷۵) تب ہم تمہیں زندگی میں بھی (عذاب کا) دونا اور مرنے پر بھی دونا مزہ چکھاتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ تَفَکَّرَ: اَلْفِکْرَۃ: علم کو معلوم کی طرف لے جانے والی قوت کو کہتے ہیں (مف) اور تَفَکَّرَ بمعنی سوچنا غور کرنا۔ تامل کرنا (منجد) کسی معاملہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنا۔ فِکْر، اَفْکَرَ، فَکَّرَ اور تَفَکَّرَ سب قریب المعنیٰ ہیں۔ فِکْر بمعنی سوچ (ج افکار) (منجد) اور بمعنی کسی معاملہ میں دلائل پر غور کرنا (فق ل ۵۸) ارشادِ باری ہے:

کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (۲/۲۱۹) — اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

۲۔ تَدَبَّرَ: دُبُر کسی چیز کی پچھلی طرف، پشت یا پچھلے حصہ کو کہتے ہیں۔ اور اَدْبَرَ بمعنی پیٹھ پھیرنا ہے (منجد) اور تَدَبَّرَ بمعنی کسی کام کے انجام کو سوچنا۔ نتائج پر غور و فکر کرنا۔ پھر اس کے مطابق لائحہ عمل بنانا۔ اور اسی بات کا نام تدبیر ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ (۲۳/۶۸) — کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھی۔

۳۔ تَفَقَّهَ: اَلْفِقْه بمعنی علم حاضر سے غائب تک پہنچنا (مف) کسی چیز کو پا لینا اور اس کے متعلق علم ہو جانا۔ پھر یہ علم شریعت کے ساتھ مختص ہو گیا (م۔ ل) ہر عالم جو حلال و حرام کی حقیقت کو سمجھتا ہے وہ فقیہ ہے۔ اور تَفَقَّهَ سے مراد یہ ہے کہ چند معلوم اشیاء یا احکام میں غور کر کے ایسے مسئلہ کے لیے علم تک پہنچنا جس کے متعلق واضح حکم نہ ہو۔ سمجھ پیدا کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ (۹/۱۲۲) — پھر کیوں نہ ہر فرقہ میں ان کی ایک ایسی جماعت نکل کھڑی ہوئی جو دین میں سمجھ پیدا کرے۔

۴۔ اِدَّكَرَ: ذَكَرَ بمعنی کسی چیز کو یاد کرنا۔ رکھنا۔ اور ذَكَّرَ بمعنی کسی کو کوئی بات اس طرح یاد دلانا کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اور اِدَّكَرَ بمعنی کسی چیز کو خود یاد میں لانا (م۔ ا) ذہن میں لانا اس پر توجہ اور سوچ بچار کرنا تاکہ وہ خود نصیحت حاصل کرے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (۵۴/۱۷) — اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا۔ تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

۵۔ اِسْتَنْبَطَ: کنواں کھودنے کے بعد پہلی دفعہ جو پانی نکالا جائے [illegible] نَبَط [illegible] تے ہیں۔ اور نَبَطَ بمعنی کنویں کی تہ سے پانی نکالنا۔ اور اِسْتَنْبَاط استخراج کے معنی [illegible] [illegible]ت) اور استنبط بمعنی پوشیدگی کے بعد ظاہر کرنا۔ اختیار سے نکالنا۔ ایجاد کرنا۔ فقیہ کا [illegible] کوئی بات نکالنا (منجد) استنباط دراصل اجتہاد یا تفقہ کی ایک قسم ہے جس میں علم معلوم [illegible] کرکے اور اس کی تہہ تک پہنچ کر اس سے ضمنی مسائل یا نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى الرَّسُوْلِ لَعَلِمَهُ — اور اگر وہ اس معاملہ کو [illegible] پیغمبر یا سرداروں کے پاس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (۲/۸۱) اسے گھیر لیا تو یہی لوگ دوزخی ہیں۔

۳۔ اَحْصَرَ: بمعنی محاصرہ کرنا۔ گھیراؤ کرنا۔ کسی چیز کے گرد اس طرح گھیرا ڈالنا کہ وُہ وہیں بند ہو کر رہ جائے اور باہر نہ نکل سکے (م۔ل۔مف) محبوس کر لینا اور باہر سے کسی طرح کی رسد، کمک یا امداد انہیں نہ پہنچنے دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (۹/۵) اور ان (مشرکین) کا محاصرہ کرو اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ پر بیٹھو۔

۴۔ حَاقَ: بمعنی کسی چیز کا کسی چیز پر نازل ہونا (م ل) اور بمعنی کسی چیز کا کسی چیز پر نازل ہو کر اسے گھیر لینا۔ (مف) گویا ایسا محاصرہ جو محصور کی اپنی ذات پر واقع ہوتا ہے۔ کسی پر مصیبت، آفت یا عذاب کا نازل ہونا جس سے وُہ گھر جائے۔ اور حَيْق بمعنی مکافاتِ عمل۔ بُرے کام کا بُرا نتیجہ (منجد) گویا یہ لفظ بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ (۳۹/۴۸) اور جس (عذاب کی) وُہ ہنسی اُڑاتے تھے وہ اُن کو آگھیرے گا۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ۔ (۳۵/۴۳) اور بُری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی پڑتا ہے۔

مذکورہ آیت کا یہ حصہ بطور محاورہ بھی استعمال ہوتا ہے، بمعنی ع چاہ کُن را چاہ در پیش۔

ماحصل: (۱) حَفَّ: سے مراد صرف گھیرنا یا گھیرا کرنا ہے۔

(۲) اَحَاطَ: بمعنی گھیرا کرنا جس کا مقصد حفاظت ہو۔

(۳) اَحْصَرَ: گھیراؤ اور حبس یعنی کسی چیز کو بند کر دینا۔

(۴) حَاقَ: بمعنی کسی آفت کا کسی کو آگھیرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ (۳۳/۳۷) مومنوں کے لیے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں تنگی نہ رہے۔

ماحصل (۱) نکح صرف مکلف مخلوق کے لیے اور عقد نکاح کے لیے (۲) زوّج جوڑا بنانا۔ عام ہے۔ نیز اس میں نکاح کے ساتھ رخصتی کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔

امام راغب کہتے ہیں کہ اگر زوّج کا صلہ ب سے آئے تو اس کا معنیٰ محض جوڑا بنانا ہے جنسی تعلقات قائم کرنا نہیں۔ اور زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ میں یہی اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ محض رفیق اور ساتھی ہوں گی، ورنہ قرآن زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ کی بجائے زَوَّجْنٰهُمْ حُوْرًا کہتا۔ جیسا کہ زَوَّجْتُهُ اِمْرَأَةً محاورہ ہے (مف) واللہ اعلم؛

۲۲ ـــــ نکلنا

کے لیے خَرَجَ، بَرَزَ، نَفَرَ، غَزٰى، زَهَقَ اور نَفَذَ، سَتَلَّ اور لَوَاذًا، دَفَقَ، شَرَقَ، طَلَعَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ خَرَجَ: نکلنا۔ باہر آنا (ضد دَخَلَ) مشہور لفظ ہے اور اس کا استعمال بھی عام ہے۔ قرآن میں ہے،

لَئِنْ خَرَجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ (۵۹/۱۱) اگر تم نکلے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے۔

۲۔ بَرَزَ: بمعنی نکل کر کھلے میدان میں آجانا۔ سامنے آنا۔ گمنامی و پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا (منجد) اور بَرَزَ بمعنی فضا اور کھلا میدان۔ اور دَعْوَتِ مُبَارَزَت بمعنی میدانِ جنگ میں کسی شخص کا آگے بڑھ کر دشمن کے کسی آدمی کو مقابلہ کے لیے للکارنا ہے۔ قرآن میں ہے؛

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ (۲/۲۵۰) اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلہ میں نکل آئے۔

۳۔ نَفَرَ: بمعنی کسی مہم یا جنگ پر روانہ ہونا۔ اَلنَّفْر جنگ جوؤں کا دستہ تین سے دس تک کی جماعت۔ اور نَفِيْر بمعنی لڑائی کی طرف کوچ کرنے والے لوگ۔ اور نَفِيْرُ الْعَام بمعنی عوام کا دشمن کے مقابلہ کے اُٹھ کھڑا ہونا ہے (منجد) ارشادِ باری ہے؛

اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا (۴/۷۱) دستے دستے ہو کر نکلو یا سب جمع ہو کر۔

۴۔ غَزٰى (غزو) بمعنی دشمن سے جنگ کرنے کے ارادہ سے نکلنا (مف) اور بمعنی لڑنے کے لیے نکلنا۔ لوٹ کے لیے حملہ کرنا۔ اور غَزّٰى بمعنی لڑائی کے لیے روانہ کرنا یا تیار کرنا (منجد) اور غَزّٰى اور اَغْزٰى بمعنی لڑائی کے لیے روانہ کرنا اور سامانِ حرب دینا (م ق) ارشادِ باری ہے؛

اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا (۳/۱۵۶) یا جہاد کو نکلیں اور مارے جائیں تو کہتے ہیں) اگر یہ لوگ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے۔

۵۔ زَهَقَ: نکل بھاگنا (مف) زَهَقَ النَّفْسُ روح کا جسم سے خارج ہونا۔ اور زَهَقَ الْبَاطِلُ بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-۴۔ سقف اور عروش کے لیے دیکھیے ـــــ "چھت"

۵-۶۔ جِدَار اور سُوْر کے لیے دیکھیے ـــــ "دیوار"

۷۔ عَمَد: ستون (واحد عِمَاد) اور بمعنی ٹیک۔ سہارا۔ بھروسہ۔ اور عَمَد سے مراد ایسے ستون ہیں جن کے سہارے چھت قائم رہتی ہے۔ بعض اوقات دیواروں (جُدُر) کی کمزوری کو ستون کے ذریعہ دُور کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات پوری چھت صرف ستونوں (P I L L A R S) پر قائم کر دی جاتی ہے۔ اور عمود اس لکڑی کو کہتے ہیں جس کے سہارے خیمہ کھڑا کیا جاتا ہے (مف) ارشاد باری ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا (۱۳/۲)	اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے اتنا اونچا قائم کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

۸۔ باب: دروازہ (ج ابواب) اور بوّاب بمعنی حاجب۔ دربان اور بَابَ بمعنی دربان ہونا۔ اور بَوَّابَۃ بمعنی دربانی کا پیشہ بھی اور اس کی اجرت بھی۔ پھر جس طرح مکان کے کئی دروازے ہوتے ہیں جو مختلف اطراف کا راستہ ہیں۔ اسی طرح ہر چیز کے مختلف پہلوؤں کو اَبْوَاب کہا جاتا ہے۔ بَوَّبَ الْکِتَابَ بمعنی کتاب کو بابوں میں تقسیم کیا۔ قرآن میں ہے:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ (۱۶/۴۴)	پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی فراموش کر دیا تو ہم نے ان پر (تکلیف دہ) چیزوں کے دروازے کھول دیے۔

۹۔ وَصِیْد: بمعنی وہ احاطہ جو مویشیوں کی حفاظت کے لیے پہاڑ میں بنایا جائے اور بمعنی دروازے کی چوکھٹ جس پر دروازہ بند ہوتا ہے۔ اور اَوْصَدْتُ الْبَابَ بمعنی میں نے دروازہ بند کر دیا (مف) قرآن میں ہے:

وَکَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ۔ (۱۸/۱۸)	اور اُن (اصحاب کہف) کا کتا اپنے دونوں بازو چوکھٹ پر پھیلائے ہوئے ہے۔

۱۰۔ مِشْکٰوۃ: بمعنی دیوار میں طاق (پنجابی آلا) چھوٹی الماری جو آر پار نہ ہو۔ قرآن میں ہے:

کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ (۲۴/۳۵)	گویا کہ ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے۔

۱۱۔ قُفْل: بمعنی تالا (ج اقفال) اور اقفل الباب بمعنی دروازے کو تالا لگانا۔ پھر کنایۃً ہر اس چیز کو بھی قفل کہہ دیا جاتا ہے جو کسی کام سے مانع اور رکاوٹ بنے۔ قرآن میں ہے:

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۴۷/۲۴)	بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ یا ان کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔

۱۲۔ کُرْسِیْ: معروف چیز ہے جس پر ٹیک لگا کر اور پاؤں زمین پر رکھ کر آرام سے بیٹھا جاتا ہے۔ اور کرسی الملك تخت شاہی کے معنوں میں بھی آتا ہے (منجد) ارشاد باری ہے:

وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ (۲/۲۵۵)	اس (اللہ تعالیٰ) کی کرسی سب آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ